سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹



پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم۔ اے
پادری غلام مسیح صاحب } ایڈیٹرز
میکلوڈ روڈ۔ لاہور
پادری ڈبلیو۔ جے۔ کلارک صاحب
ایم۔ اے۔ (ایمپرس روڈ۔ لاہور) مینیجر

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر
بنام مینیجر صاحب ہونا چاہئے۔
مضامین و اشتہارات وغیرہ
برای اندراج بنام ایڈیٹرز
ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

جلد ۵۳	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۳ فروری ۱۹۲۵ء	نمبر ۷

رباعیات منت

از دلم اعتماد برخویشاں چوں
از دست برادران خونی منت۔
شد محرم رازے چو تہیدستم دید
سرمایہ مبلغ بہ من منت گو
پرسد چو کسے کہ دین ما یار آں چیست
منت بجواب گویم آں کس کہ ہند
نفسے کہ درون دمید مغتنم است آں
منت ہمہ ضائع گشت حالا گویم
کثرت ہو رعایا کی تو یکتائی بھی ہے
گن دولت انگلش کو منت اس میں
مدغم ہوئے ٹھاٹھ جب نیا پایا جنمنے
مضراب اجل ہے اور تارِ رگِ جاں
غنچہ کے چٹکنے سے جگر پھٹتا ہے
رنگریزِ اجل باد خزاں ہے منت
جو اس کا نشاں ہو وہ ہندو بھی نہیں

ریش است نمائے عبرت مشحون
پیراہن یوسف است آغشتہ بخوں
حال من بیچارہ چہ خواہد پرسید
مرغے کہ دید بیضہ زریں بپرید
راہے بدیار جاودانی از کیست
آغاز بہ زندگی و انجام بزیست
بانے کہ بروں وزید مغتنم است آں
دقیقہ کہ بہار رسید مغتنم است آں
ہندو بھی مسلمان بھی عیسائی بھی ہے
روپیہ بھی ہے آنہ بھی پائی بھی ہے
یہ گت ہے کہ زہر دیکھے مار اہم نے
منت یہی تانت راگ بجا ہم نے
گل ہنستا ہے گلزار سے دل ہنستا ہو
زردی نہیں اب رنگِ چمن گھٹتا ہو
عادت یہ مسلمان کی بھی خو میں نہیں

اوروں کے لئے اس کا ہے مرنا جینا
پوشاک کر دخل دین عیسو میں نہیں۔

مسیح کی شخصیت

(ماخوذ از دی کریچن ورک)

ہم مسٹر جلال الدین صاحب کے اس نادر مضمون کو خوشی سے ناظرین اخبار کی نذر کرتے ہیں مضمون کسی قدر طویل ہونے کے باعث دو نمبروں میں نکلیگا۔ اس کا نصف حصہ نمبر ہذا میں نذر کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر۔

کلیسیا شروع سے یسوع مسیح کا گواہ ہے۔ مختلف تغیر پذیر حالات۔ تہذیب کے نئے دور، خوش گوار موسموں اور صاف دنوں میں قومی ترقیوں اور تنزلوں میں ہمیشہ مسیح کی منادی کیگئی۔ کیا اس نئے دور میں بھی مسیح کی گواہی دینے کی ضرورت ہو۔

یوحنا رسول کی انجیل کے چھٹے باب میں ذکر ہے کہ مسیح کے شاگردوں کے سامنے یہی سوال تھا جب اس کے پیچھے چلنے والی بھیڑ اس کے کلام کو ناگوار اور اس کے مطالبات کو دشوار جان کر واپس لوٹ گئی تو مسیح نے ان بارہ سے پوچھا۔ کیا تم بھی جانا چاہتے ہو۔ تب شمعون نے یہ جواب دیا۔ جو عموماً کلیسیا کا جواب رہا ہے کہ "اے خداوند ہم کس کے پاس جائیں۔ ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے ہی پاس ہیں۔ اور ہم ایمان لائے اور جان گئے ہیں کہ خدا کا قدوس تو ہی ہے"۔ کیا یہ سچ نہیں کہ مسیحیت کا مدو جزر ادبار اقبال مسیح کی شخصیت سے وابستہ ہے۔ یہ مسئلہ قابل غور ہے۔ کیونکہ کلیسیا کے اندر اور باہر لوگ مسیح کی شخصیت کی تحقیق کر رہے ہیں۔ ہم ایک ایسے زمانے میں رہتے ہیں۔ جب کوئی بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی کیسا ہی متبرک اور پاکیزہ مقام کیوں نہ ہو۔ لوگ وہاں جانا چاہتے ہیں۔ تو ذہن وسط

کی اصلاح کے دنوں میں ایسی تحقیق زوروں پر تھی۔ لوگ کلیسیا کی حالت پر غور کر کے انقلاب خیز نتیجے نکال رہے تھے۔ لیکن یہ تنقید کی روح محض کلیسیا تک محدود نہ رہی بلکہ بائبل کی چھان بین بھی شروع ہو گئی۔ لوگ پس و پیش نہ کرتے تھے۔ اور کوئی سنجیدگی سے نہ کہہ سکتا تھا کہ یہ مقدس جگہ ہے اسے خیالات کی جولانگاہ نہ بناؤ۔ چنانچہ پہلے پرانے عہدنامے کی تنقید ہوئی۔ پھر نئے عہدنامہ کی حتیٰ کہ مسیح کی زندگی اُس کے کام اور تاثیر کا تبصرہ ہونے لگا۔

میرا یقین ہے کہ آزادیٔ خیالات اور تنقید کی روح ہماری روحانی ترقی اور تقویتِ ایمان کے لئے از بس ضروری ہے۔ ہمیں تنقید سے خائف نہ ہونا چاہئے۔ بائبل قائم رہیگی۔ گو ایک نئی روح سے پڑھی جائیگی نئی تفسیر اور نئی تشریح ہو گی اور اس کا مرکزی پیغام کلیسیا کے لئے نئے معنی رکھتا ہوگا۔ ہمیں یقین رکھنا چاہئے کہ مسیح تو از راہ تنقید میں پورا اُتر سکتا ہے۔ جبکہ تحقیق و تدقیق کا بے دل کرنے والا عمل جاری ہے۔ ہم چند ایک باتوں پر غور کریں۔ ایک مسیحی دوست نے مجھ سے کہا کہ نقاد مسیح کو ہم سے چھیننا چاہتے ہیں۔ بے شک بعض وقت معلوم ہوتا ہے۔ مگر ہم خوشی اس بات پر غور کریں گے۔

سردست ہمیں تسلیم کرنا چاہئے کہ کلیسیا کی زندگی کی بنیاد بیحد تنگ ہے۔ یہ بہت ناگوار امر ہے کہ مسیحیت کے اصلی فرقے ہیں جو کسی بات میں بھی متحد نہیں ہو سکتے۔ رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹوں میں اس قدر وسیع خلیج ہے۔ ... کیونکر نہ اپنی عبادت میں مشترکہ الفاظ استعمال نہیں کرتے اور بعضوں کے الٰہیات میں بعد المشرقین ہے۔ پھر تعجب ہے کہ یہ سب اپنے آپ کو مسیحی کیوں کہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مختلف مذہبی طبیعتوں والے انسان انجیل سے پیشتر موجود تھے۔ صدیاں گذری ہیں جیسا کہ حروف گیرانِ نجات کا تمام دار و مدار ایک ہی آیت پر مبنی کرتے تھے ہونی موجود تھے جو خدا کو انسان کے دل میں ایک ... خیال

کرتے تھے۔ علمائے دین مذہب کی ایک با اختیار جماعت بنانا چاہتے تھے۔ اور بعض اخلاق اور خدمت ہی مذہب کی علت غائی سمجھتے تھے۔ انفرادیت پسند مذہب کو ایک اندرونی طاقت جانتے تھے۔ جس سے انسان کی تمام زندگی بدل گئے اور مصلح تمدن مذہب کو دنیا کی حالت بدلنے کا وسیلہ قرار دیتے تھے۔ مذہبی معاملات میں مختلف طبیعتیں رکھنے والے صرف مسیحیت میں ہی نہیں۔ بلکہ بدھ مت میں بھی ملتے ہیں۔ ایک ہی سورج مختلف رنگ کے شیشوں میں سے گذرتا ہے اور مختلف روشنیاں دکھائی دیتی ہیں۔

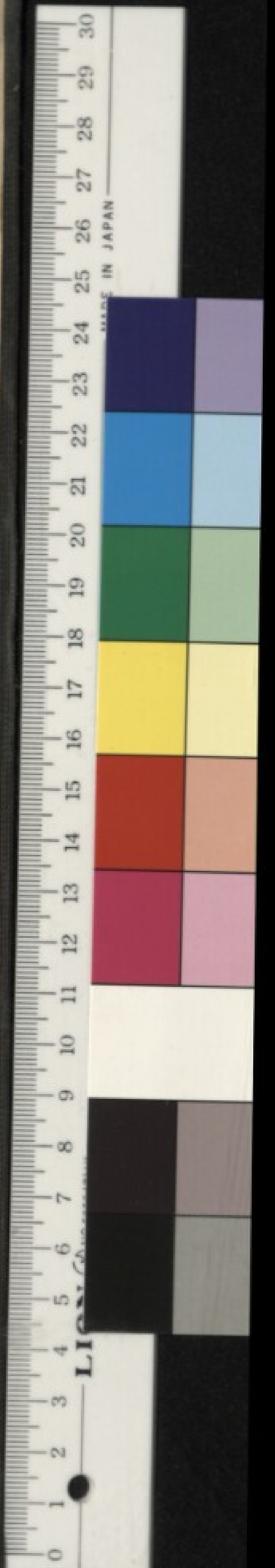
تاہم جب ان مختلف فرقوں کے سامنے مسیح کا ذکر کیا جائے تو سب اُسے سجدہ کرتے ہیں۔ اپنے الٰہیات رسوم عبادت اور دیگر جدا کرنے والی باتوں کے باوجود مسیح کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ گویا مسیح ایک مقناطیس ہے جو ان سب کو کھینچتا ہے اور وابستہ رکھتا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مسیحیت ایک مکمل وضع کی ہوئی چیز ہے جس کے تمام عقیدے کٹے کٹائے اور تراشے تراشائے۔ اور جس کا تمام نظام بے بدل اور بالکل مکمل ہے۔ غرضیکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس میں دیکھ بھال کی چنداں ضرورت نہیں۔ مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ ان کو یہ خیال کیسے گذرا۔ اس میں کلام نہیں کہ انجیل ایک تاریک زمانے میں نور تھا اور جس طرح رنگریز کا ہاتھ رنگ کے نیچے آ کر رنگا جاتا ہے۔ اسی طرح انجیل بھی اپنے زمانے کے رنگ میں رنگی گئی۔ انجیل دنیا کو مسیح کے پاس لانے کا مؤثر وسیلہ ثابت ہوئی ہے۔ لیکن دنیا نے بسا اوقات انجیل کو مسیح سے دور رکھنے کی کوشش کی ہے مسیحیت میں اصلاح کی ضرورت ہے۔ ذرا خیال کیجئے کہ یہ کیسی عجیب دنیا ہے۔ اگر تمام مسیحیت واقعی مسیحی ہو، دنیا کے ایک تہائی لوگ نام نہاد مسیحی ہیں۔ اگر وہ سچ مچ مسیحی ہوں تو کیا ہی لطف ہے۔ دعا کے لئے یہ بہترین مضمون ہے کہ مسیحیت میں اصلاح ہو۔ جب جب تاریخ میں اصلاح

ہوئی ہے۔ کلیسیا تمدن کو پاک اور صاف کرنے کا ذریعہ ٹھہری ہے۔ اور اس اصلاح کا بھید یہ تھا کہ یسوع مسیح کو از سر نو تلاش کیا گیا۔ خواہ سنٹ والٹس ہو یا جان ویسلی۔ اُن کی کامیابی کا بھید یہ تھا کہ اُنہوں نے از سر نو مسیح کو تلاش کیا۔ یسوع مسیحیت کا مرکز ہے۔ کلیسیا نے مسیح کی شخصیت کا زمانہ قدیم سے جو اندازہ لگا رکھا ہے آپ سب اُس کو تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن شاید یہاں ایسے لوگ بھی موجود ہوں۔ جو اس قدیم اندازے کو نگاہِ لطف سے نہیں دیکھتے۔ ایسے لوگ مسیح کو کیا سمجھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یسوع جسکی آپ منادی کرتے ہیں پچھلے زمانے میں ایک یہودی معلم تھا۔ اُسکو از سر نو تلاش کر کے لوگوں کے سامنے ایک نظریہ پیش کرنا مضحکہ خیز بات معلوم ہوتی ہے۔ ہر شخص اپنے زمانے کا آدمی ہوتا ہے۔ یعنی اس کے خیالات اُس زمانے کے خاص رنگ میں رنگے ہوتے ہیں یہی حالت یسوع کی تھی۔ وہ ہرگز دنیا و ما فیہا کو سائنس کے اُن نظروں سے نہ دیکھتا تھا جیسے ہم آجکل دیکھتے ہیں۔ نہ ہی بیماری اور آسیب رسیدگی کے متعلق اُس کے خیالات موجودہ معیار کے مطابق ہیں۔ اگر اس نے اپنے ہمعصروں کے خیالوں کو نہ سمجھا ہوتا اور نہ ہی اپنے خیالات کو اُنکی طرح بیان کیا ہوتا تو اُسکے ہمعصر کیسے سمجھ سکتے تھے۔ اور اُس کا پیغام آیندہ پشتوں تک کیسے پہنچ سکتا تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ ہمارے زمانے کے لئے ایک پرانی یادگار ہے اور دور حاضرہ میں وہ ایک اگلے وقتوں کا انسان ہے۔

نوجوانوں کے خیالات کی یہ صحیح ترکیب ہے۔ جب ہم منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو مسیح کے نام پر ایثار اور قربانی کی تلقین کرتے ہیں تو وہ اپنے دل ہی دل میں پوچھتے ہیں کہ یسوع کا کیا حق ہے جو ہم سے زبردست مطالبات کرے۔

(بقیہ مضمون دیکھو صفحہ ۱۱ پر)



نور افشان

مطبوعہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۲۵ء

مسیحی نوشتہ قدرت ہے

ہمارا زمانہ علم وفضل کا زمانہ ہے۔ تقریر وتحریر کا زمانہ ہے گھر گھر میں تحریریں ماری ماری پھرتی ہیں۔ پنساری تحریروں میں پڑیاں باندھ کر اپنی چیزیں فروخت کرتے ہیں۔ بڑے بڑے گھروں میں چھوٹی چھوٹی لائبریریاں موجود ہیں۔ مدارس اور کالجوں میں اور بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں بڑی بڑی لائبریریاں ہیں۔ جن میں لاکھوں جلدیں مختلف تحریرات کی پائی جاتی ہیں۔ وہ ہزاروں مضامین پر لکھی گئی ہیں۔ وہ ہزاروں زبانوں میں تحریر کی گئی ہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے شہر دار العلوم اور مدارس اور گھر ان تحریرات سے بھرے ہیں۔ ان کو پڑھنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے بعض والدین اپنے بچوں کو ان میں داخل کر دیتے اور کالجوں میں پڑھاتے ہیں کہ جو کچھ مختلف زبانوں میں اور مختلف کتابوں میں لکھا ہے وہ ان کے بچوں کے حافظہ میں جمع ہو جائے۔ پس اس سے ہمیں اس قدر روشنی ملتی ہے کہ فن تحریر ضرور مفید ہنر ہے۔ وہ شخص جو تحریر کرنا جانتا یا تحریر کو پڑھ سکتا ہے۔ بڑا عقلمند انسان ہے۔

جن اشیاء پر انسانی تحریرات آجکل ملسکتی ہیں وہ صرف کاغذ نہیں بلکہ پتھر اور دھات اور مٹی اور چمڑے وغیرہ کی لوحیں اور ٹکڑے ہیں اور وہ کتبے نہایت پرانے اور بالکل نئے بھی ہیں۔ ان میں انسان کی ادنے تحریر کی قسم خطنامی پائی جاتی ہے۔ جو ابتدا میں بعد وفاصلہ کو عبور کرنے کے لئے وضع کیگئی تھی۔ ہمیں صرف خط کی اس قسم کی تحریر سے اسوقت مطلب ہے۔

خطنامی تحریر کی قسم ایک دل سے دوسرے دل کے مکالمہ کا نام ہے۔ تحریر کی یہ قسم زیادہ زیادہ واقفکار دوستوں کے درمیان محدود ہے جو ایک دوسرے کے حال سے کم بخیی سے آگاہ ہوتے ہیں۔ ایسے دو افراد کی باہمی بات چیت جو بذریعہ تحریر ہوتی ہے خط کہلاتی ہے

قدیم زمانہ میں خطنامی قسم کی تحریر استاد اور شاگردوں کے درمیان تعلیمی سلسلہ کی صورت بھی جگہ رکھتی تھی۔ پولس رسول نے اپنے شاگردوں کو خطوں کے وسیلے سے ہی مسیحیت کی تعلیم دی۔ پس تحریر انسانی کی خطنامی قسم گو عام اور دوسری قسم کی انسانی تحریرات کے مقابل کم قدر معلوم ہوتی ہے۔ مگر درحقیقت نہایت اہم وضروری ہے پولس رسول فرماتا ہے کہ

تم مسیح کا وہ خط ہو جو ہم نے خادموں کے طور پر لکھا سیاہی سے نہیں بلکہ زندہ خدا کی روح سے۔ پتھر کی تختیوں پر نہیں بلکہ گوشت کی یعنے دل کی تختیوں پر۔ ۲ قرنت ۳: ۳

مسیحی تحریر ہے۔ ہر ایک تحریر ایسے خیالات و مطالب کا مجموعہ ہے جو کسی وقت کسی شخص کی نظر میں قیمتی تھے۔ جبکہ دوسروں کے فائدے کے لئے دائرہ تحریر میں لانا ضروری سمجھا گیا۔ دائرہ تحریر میں جس قدر مطالب وخیالات آچکے ہیں ان سب کا یہی منشا تھا۔ ایسے ہی ہر ایک مسیحی ایک نوشت وتحریر ہے۔ وہ اپنے لکھنے والے کے خیالات ومطالب کا مجموعہ ہے۔ بلکہ اپنے مصنف کے دل کا اور اس کی شخصیت کا وہ ترجمہ ہے۔ جو خدا کی روح سے کیا گیا ہے۔

مسیحی کثیر مطالب ومعانی کی تحریر ہے۔ انسانی تحریرات میں یہ وصف کم پایا جاتا ہے۔ وہ ایک مضمون میں کثیر مطالب ومعانی بیان نہیں کر سکتا وہ صرف ایک مضمون پر ایک تحریر لکھ سکتا ہے۔ اگر ہر ایک زبان کی ہر ایک تحریر انسانی کو ایک کتاب کی صورت میں جمع کر لیا جائے تو بلاشک یہ تحریر مسیحی کے معانی ومطالب کی مثال ہو سکتی ہے۔ مسیحی میں مطالب معانی کی کثرت ہے۔ اس میں مطالب ومعانی کے دریا بہتے ہیں۔ اس کی زندگی آپ ہی لائبریری سے کم حیثیت نہیں رکھتی ہے۔

مسیحی جامع ومانع تحریر ہے مسیحی کی زندگی پر جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس سے زیادہ کی نہ مسیحی کو ضرورت ہے۔ نہ ان لوگوں کو حاجت ہے جن کے لئے یہ تحریر لکھی گئی ہے نہ اس میں سے کچھ کم کیا جا سکتا ہے۔ مسیحی اکمل تحریر ہے وہ ہر ایک انسانی زبان کی تحریر ہے۔ جسے ہر ایک بشر پڑھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس نے مسیحی کو پڑھنا سیکھا ہو۔

مسیحی رسولی تحریر ہے۔ خداوند یسوع مسیح کے شاگردوں کا نام رسول ہے۔ ان کا شمار ۱۲ کے قریب تھا۔ وہ یسوع مسیح کی تحریرات تھے۔ انہوں نے خود دوسرے مسیحیوں کی زندگی پر الہام ربانی سے وہ مطالب وخیالات کندہ کئے جو انہوں نے یسوع مسیح سے حاصل کئے تھے۔ پس مسیحی عام قسم کی تحریرات نہیں ہیں۔ بلکہ الہامی تحریرات ہیں۔

مسیحی سیاہی سے لکھی ہوئی تحریرات نہیں ہیں۔ نہ انسانی ہاتھ اور قلم سے لکھی ہوئی تحریرات ہیں۔ بلکہ یہ عکسی تحریرات ہیں۔ خدا کی روح کی نوشت ہیں۔ سہو وخطا سے مبرا ہیں۔ یہ دائمی نوشت ہیں۔ ان کے دل پر وہ تمام مطالب مرقوم ہیں جو یسوع مسیح دنیا میں لایا تھا۔

مسیحی خط کی قسم کی تحریر ہیں۔ اہل دنیا کے لئے مسیحی یسوع مسیح کے خطوط ہیں۔ ان میں ہر ایک بشر کے لئے یسوع مسیح کی طرف سے نجات کا پیغام پایا جاتا ہے۔ یہ خطوط یسوع مسیح نے تمام دنیا میں

روانہ کئے کہ وہ ہر ایک مکتوب الیہ تک پہنچ جائیں۔ اور وہ اُن کو پڑھ کر باپ کی مرضی کو جانیں۔ متی ۲۸: ۱۸-۲۰۔

مسیحی خط کی قسم کی تحریر ہونے کے دنیامیں **سوا انجیل حروف کی تحریر ہے** دیگر خط کے لوگ چھپ سکتے ہیں پر مسیحی ہرگز چھپ نہیں سکتا وہ دنیا کا نمک اور نور ہے۔ اُسے اہل دنیا پڑھ سکتے ہیں۔ اندھے بھی اس سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔

مسیحی خود بولتی اور زندہ تحریر ہے۔ انسانی تحریرات زندہ اور خود بولنے والے نہیں ہیں۔ وہ مردہ تحریرات ہیں وہ اپنے آپ معنے نہیں کرتی ہیں۔ وہ مُردہ چیزوں پر لکھی ہیں۔ پر مسیحی ایسی نوشت نہیں ہے۔ وہ زندہ اور حیات ہے۔ وہ جیتی جاگتی تحریر ہے۔ وہ اپنے آپ کو پڑھنے والی تحریر ہے۔ وہ اپنی آپ شرح و تفسیر ہے۔ وہ یسوع مسیح نما تحریر ہے۔

مسیحی یسوع مسیح کا خط ہے۔ تم مسیح کا خط ہو۔ جو خداوند یسوع مسیح کے رسولوں کا لکھا ہوا ہے۔ لہٰذا ہر ایک مسیحی اور مسیحیوں کی کل جماعت جو آجتک دنیا میں قائم ہے بذات خود اپنے لئے اور ایک دوسرے مسیحی کے لئے۔ اور تمام غیر مسیحی دنیا کے لئے نہایت قیمتی اور بیش بہا تحریر ہے۔ ان خطوط میں حکمت و قدرت کے وہ خزانے مخفی ہیں جو غیر مسیحی دنیا کے فلاسفر کو معلوم نہ تھے وہ یسوع مسیح اور اس کی انجیل ہے۔ جس کا خدا کی قدرت ہونا دنیا دیکھ رہی ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ انسانی زندگی کے ہزاروں پیشے اور مشاغل اور کام ہیں۔ اُن کی ذمہ داریاں بھی بڑی ہیں۔ مگر چونکہ وہ کام تماماً کمالاً انسانی ہیں۔ انسان ان کو کر سکتا ہے۔ وہ ہر روز اپنا اپنا کام کر کے رات کو تسلی سے سوتا ہے کہ میں آج کا کام تمام کر چکا پر مسیحی خادم کا کام دنیا کے تمام کاموں سے بڑا ہے۔ ان کا کام یہ ہے کہ بنی نوع انسان کی زندگیوں پر یسوع مسیح کی انجیل کو لکھیں۔ وہ لوگوں کو یسوع مسیح کے خط بنائیں۔ اُن کے دلوں پر یسوع مسیح کو نقش کریں اور یہ کیسا بڑا اور بھاری اور نتیجہ خیز کام ہے۔ دنیا میں یسوع مسیح کا کوئی خادم نہیں ملسکتا۔ جو ہر روز کام کر کے یہ سمجھتا ہو کہ میں آج کا کام تمام کر چکا۔ انسان کو یسوع مسیح کا خط بنانا بڑا کام ہے۔ کیا مسیح کے خادم یہ کام کرتے ہیں؟ اگر کرتے ہیں تو مبارک ہیں۔

جادو وہ جو سر چڑھکر بولے

نورافشاں کی اشاعت قریبہ میں ہم نے پادری عبدالحق صاحب کے لودھیانوی خطبوں پر ایک نوٹ لکھا تھا جو فاضل اڈیٹر اہلحدیث کی دوربین نظر سے نہ چھپ سکا آپ نے مرزائیوں کو مخاطب کر کے اس سے انکو وہ لاجواب چوٹ لگائی کہ حضرات تلملا اُٹھے۔ ناظرین کرام کی ضیافت طبع کے لئے اہلحدیث کا نوٹ اور اس کا جواب ذیل میں درج کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ اہلحدیث مطبوعہ ۶ فروری لکھتا ہے۔

کیا مرزائی خنازیر ابھی زندہ ہیں؟

حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسیح موعود جب آئیگا تو

یقتل الخنازیر و یضع الجزیۃ

(خنزیروں کو قتل کرادیگے اور جزیہ موقوف کر دیگے)

مرزا صاحب قادیانی نے جب مسیح موعود ہونے کا دعوٰے کیا تو علماء اسلام کی طرف سے اُن پر اعتراض ہوا۔ کہ "آپ نے خنزیر قتل نہیں کئے نہ حکم سے کرائے"۔ تو مرزا صاحب نے جواب دیا کہ خنزیروں کے قتل سے مراد ہے کہ "دشمنان اسلام پادریان وغیرہم مسیح موعود کے دلائل سے مٹجائینگے چنانچہ میرے اور میرے اتباع کے سامنے مخالفان اسلام پادری وغیرہ کوئی نہیں آتا"۔ اس جواب کو علماء اسلام نے تو کبھی صحیح نہ جانا تھا مگر واقعہ یہ تھا کہ پادری لوگوں سے جب کبھی پوچھا کہ آپ لوگ کیوں ان سے مقابلہ نہیں کرتے تو اُنہوں نے کہا کہ

"ہمارے مقابلہ میں عبداللہ آتھم کے مباحثہ میں مرزا اور مرزائی شکست فاش کھا چکے ہیں کیونکہ اُن کی پیشگوئی سے آتھم مرے نہ تھے۔ اس لئے ہم اُنکو منہ لگانا نہیں چاہتے"۔

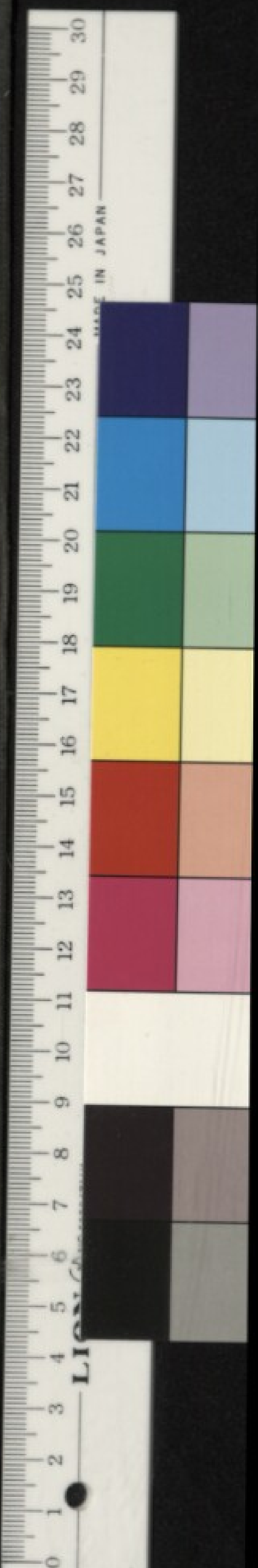
لیکن عیسائیوں کی خاموشی سے مرزائی جماعت نے جب ناجائز فائدہ اُٹھایا تو غیرت خداوندی جوش میں آئی جسکا ذکر عیسائیوں کے اخبار "نور افشاں" میں ہوتا رہتا ہے کہ پادری عبدالحق (ایک نوجوان عیسائی) جگہ جگہ تقریریں کرتے پھرتے ہیں۔ جن تقریروں میں مرزائی جماعت کو خاصکر للکارتے ہیں۔ چنانچہ لدھیانہ کی تقریر کا حال "نورافشاں" ۲۳ جنوری میں چھپا ہے۔ اس میں عام مسلمانوں کے بعد مرزائی جماعت کی بابت لکھا ہے

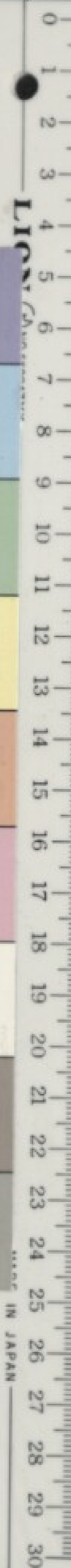
"باقی رہے مرزائی دوستوں کے کارنامے اُن کی بابت اس قدر کہنا ہے کہ میدانِ تحریر میں اُن کی کمر "تحقیق الاسلام" نے توڑی ہے۔ میدانِ مناظرہ میں پادری عبدالحق صاحب نے تمام پنجاب میں اُن کی رَگ رَگ تمام کر چھوڑی ہے۔ پھر اگر ہمارے مرزائی بھائی نام نہاد ناخواندہ مسلمانوں کی آڑ میں ہوکر گرجوں کی کھڑکیاں نہ توڑیں تو اور کیا کریں؟ آخر انہوں نے بھی تو اپنے پیرو مرشد مرزا صاحب کی سنت پر عمل کر کے حمایت اسلام کا ثبوت دینا ہے۔ مسیحیوں نے بہت اچھا کیا کہ انہیں معاف کر دیا"۔

نورافشاں صـ۳

اہلحدیث۔ اس قسم کی تحریریں دیکھکر اور سنکر ہم حیران ہوتے ہیں کہ مرزا صاحب نے تو ہم کو بتایا تھا کہ میری شمشیر تحریر سے دشمنان اسلام سب مٹجائینگے۔ یہ آواز کیسی ہے جو ہم آج سن رہے ہیں ؎

آنچہ مے بینم یہ بیدار یست یارب یا بخواب





حقیقت یہ ہے کہ امت مرزائیہ اس قسم کی بھول بھلیوں میں پھنسی ہوئی ہے۔ خدا اُنکو سمجھ دے۔

اس کے جواب میں پیغام صلح مطبوعہ ۱۰ فروری لکھتا ہے۔

ثنائی خنازیر

۶ فروری کے "اہلحدیث" میں "کیا مرزائی خنازیر ابھی زندہ ہیں" کے عنوان سے ایک مضمون مولوی ثناء اللہ نے لکھا ہے اور اس میں بڑی خوشی کے ساتھ اِس بات کا اظہار کیا ہے کہ عیسائی پادری ابھی تک اسلام کا سر کچلنے کے لئے موجود ہیں اور مرزا صاحب ان کو قتل نہیں کر سکے ہم حیران ہیں کہ مولوی ثناء اللہ نے کب سے مسیحیت کا تتبیع لیا ہے کہ اُنہیں پادریوں کی زندگی سے خوشی ہوئی۔ ادھر حضرت مسیح موعود کے اس دعوے کو کہ اسلام دلائل قاطعہ کے ساتھ مسیحیت پر غالب آجائے گا۔ اُنہوں نے غلط ٹھہرانے کی کوشش کی ہے۔ آخر تم ہی بتاؤ کہ کیا مسیحیت کا اثر آج مسلمانوں پر اس قسم کا ہے جیسے مسیح موعود کی بعثت سے پہلے تھا؟ کیا آج خود عیسائی ممالک حضرت مسیح موعود کے اثر سے اسلام کی طرف نہیں آرہے؟ اس سے بڑھکر قتل خنزیر اور کیا ہوگا کہ خود کلیسائے انگلستان کے بڑے بڑے پادری الوہیت مسیح سے انکار کر چکے ہیں۔

ہاں اگر زندگی اس بات کا نام ہے کہ کوئی شخص اپنے منہ سے میاں مٹھو بنتا ہے۔ جیسا کہ مولوی ثناء اللہ نے "نور افشاں" کے حوالہ سے ثابت کرنا چاہا ہے۔ تو پھر ان مفروضہ مسیح آسمان سے اُتر کر جنگلی سوروں کو مارے تو مارے اسلام کو غالب نہیں کر سکتا اور نہ ثنائی خنازیر کو مٹا سکتا ہے۔ کہ ان کا وجود قیامت تک رہنا ضروری ہے۔

نور افشاں۔ ناظرین کرام پیغام صلح کی حالت زار کا اندازہ لگائیں۔ اہلحدیث کھیت کی کہہ رہا ہے۔ یہ پیغام صلح کھلیان کے راگ گاتا ہے۔ ابھی بندہ پرور "تحقیق الاسلام" اور پادری عبدالحق صاحب کا احمدیت و مرزائیت نے کیا جواب دیا ہے؟ اہلحدیث کا تو اسی قدر استفسار ہے۔ پر آپ اپنی ولائتی فتوحات کے راگ گا رہے ہیں۔ آپ سیدھے یہ کیوں نہیں کہتے کہ گذشتہ سال کے مسیحی لکچروں کے موقعہ پر جو لاہور میں ہوئے تھے۔ ہم لاہوری احمدی بھی سننے گئے تھے۔ فورمن کرسچن ہال کی بنچوں اور کرسیوں کی یونہیں خیر ہوگئی۔ اب تحقیق الاسلام کے جواب کیلئے کلا دو تتمہ ارکا دروانہ کھٹکھٹانا شروع کر دیا ہے اگر یہ باتیں سچی ہیں۔ باقی رہی مرزائیت کی ولائتی فتح۔ اس کی بابت اسقدر عرض ہے کہ یہ فتح ہنوز ثبوت طلب ہے۔ یہ تو آپ کے ولائتی مرزائی اور احمدی مشنریوں کی رپورٹیں ہیں جنکو آپ ہند کے مسلموں سے چندہ وصول کرنے کے لئے شائع کرتے رہتے ہیں۔ اگر بفرض محال یہ رپورٹیں سچی بھی ہوں تو آپ کے ولائتی نو مسلم انگریز تحقیق الاسلام کو دیکھکر فوراً سے پیشتر آپ کی احمدیت و مرزائیت سے کنارے ہو جائینگے۔ اِس کے سوا اُن ولائتی انگریزوں کا مسلم ہونا کوئی مرزا صاحب اور مرزائی اصحاب کی خوبی کا نتیجہ نہیں ہے۔ جن ولائتی مرزائیوں اور احمدیوں کی مرزائیت و احمدیت پر آپ کو ناز ہے ہم اُن کی مسلمانی کا قصہ آپ کو اور آپ کے بھائیوں کو آپ کے ہی مشنریوں کی زبانی سنا کر آپ کی لب کشائی کو بند کئے دیتے ہیں۔ خود حضرت خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب لکھ چکے ہیں کہ

ہم آج انگلستانی دوستوں کو اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ان میں سے ایک کافی تعداد اسلام کی حلقہ بگوش ہوچکی ہے۔ در اصل ان میں ایک کثیر تعداد ایسی بھی ہے جنکا ذاتی مطالعہ ان میں ایسے عقائد پیدا کردینے کا موجب ہوچکا ہے جو قریب قریب اسلام ہے۔ ہاں وہ خود ابھی تک نہیں جانتے ...... کہ وہ مسلمان اندر ہی اندر ہوچکے ہیں۔ وہ اپنے عقیدہ کو مذہب معقولیت (ریشنلزم) قرار دیتے ہیں۔ لیکن اُن کے مسلمات تو بالکل اسلام ہی اسلام ہیں۔ یہ ہمارا نتیجہ ان بے شمار خطوط اور ملاقاتوں کی بنا پر ہے جو گذشتہ ایام میں ہمیں حاصل ہوا ہے۔ یہ اس ایک امر کا عملی اعتراف ہے کہ اسلام انسانی فطرت اور ضروریات کے بالکل مطابق حال ہے۔

اشاعت الاسلام جلد اول نمبر اول صفحہ ۴ - ۵

خواجہ صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب کے اس اعلان سے ولائتی انگریزوں کا مرزائی یا احمدی یا مسلم ہونا زیادہ سے زیادہ یہی معنے رکھتا ہے جو مذکور ہوچکے ہیں۔ ان معانی سے تو آپ کے مرزائی یا احمدیوں کا خود ترک اسلام ثابت ہے۔ حضرت آپ کے مشنری انگلینڈ میں کسی کو مسلم نہیں بناتے بلکہ ولایت کے معقولیت پسندوں کے ہمذہب بنجاتے ہیں۔ اگر آپ اور آپ کے امیر صاحب ولایت کے معقولیت پسندوں کو پنجاب میں احمدی اور مرزائی اور مسلمان مشہور کر کے ناموری پیدا کرنا چاہیں تو کرتے رہیں۔ پر کیا آپ کے یہی مسلمان اہلحدیث کی چوٹ کا جواب ہیں؟ اگر یہی جواب ہو تو آپ خیر پنجاب سے پیچھا چھڑاتے رہیں۔ امید نہیں کہ اب ان سے آپ کی خلاصی ہو۔

پاپ کیا ہے

ہم عنوان بالا پر ایک لڑکے کے قیمتی خیالات نذر ناظرین کرتے ہیں کیسے سادہ اور پاکیزہ خیالات ہیں۔ خدا اس لڑکے کو زیادہ برکت دیوے۔

ایڈیٹر

پاپ جسکو گناہ بھی کہتے ہیں۔ گویا اندھیارا ہے جس جگہ روشنی ہوتی وہاں اندھیارا ہو نہیں سکتا اور جو آدمی سچا پُن کرنے والا ہے وہ پاپ کر نہیں سکتا۔ کیونکہ پُن تو محبت سے ہوتا ہے۔ مگر پاپ محبت سے خالی ہوتا ہے۔ جو آدمی اپنے سارے دل وجان سے خدا کو اپنا مالک سمجھ کر پیار نہیں کرتا اور اپنے تمام پڑوسیوں کو

اپنے جیسا پیار نہیں کرتا۔ وہ آدمی پاپی ہے۔ خدا نے ہر ایک آدم زاد کے دل میں یہ حکم لکھا ہے۔ خدا ایک ہی ہے۔ اُس کو اپنا مالک جاننا چاہئے اور اُس ہی سے ڈرنا چاہئے۔ اور جس حال میں کہ خدا ایسا خداوند ہے چاہئے کہ تو اپنے سارے دل۔ جان اور طاقت سے اُسے پیار کرے۔ نہ تو اپنے آپ کو نہ تو کسی آدمی کو۔ نہ تو دھن دولت کو خدا سے زیادہ پیار کرنا۔ خدا ہی تیرے نزدیک سب سے بزرگ اور عزیز ہو۔ اور جس حال خدا نے فقط تجھ ہی کو نہیں بنایا بلکہ سب آدم زاد اُسی کی خلقت ہیں۔ چاہئے کہ تو ہر ایک انسان کو اُسی قدر پیار کرے جس قدر تو اپنے آپ کو کرتا ہے۔ جس شخص نے یہ دونوں کام نہ کئے۔ اُس نے پاپ کیا ہے۔ یعنے جس نے خدا کی نسبت کسی دوسرے کو زیادہ عزیز جانا۔ وہ پاپی ہے۔ جس نے خدا کے سوا کسی دیوتے یا گرو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ پاپی ہے۔ جس نے کسی مورت یا تصویر کو ماتھا ٹیکا۔ وہ پاپی ہے۔ اور جس کسی نے اپنے بھائی سے ویسا سلوک جیسا وہ چاہتا ہے کہ لوگ اُس سے کریں نہ کیا وہ بھی پاپی ہے کیا تو چاہتا ہے کہ لوگ تجھ سے کینہ رکھیں تو تو اگر کسی سے کینہ رکھتا ہے تو تقصیروار ٹھہرتا ہے۔ کیا تو چاہتا ہے کہ کوئی تجھے مارے تو تجھے بھی مارنا نہیں چاہئے۔ کیا تو چاہتا ہے کہ کوئی تیرے رشتہ دار کی بے عزتی کرے تو تو جو زنا کرتا ہے خدا کی بھی بے عزتی کرتا ہے۔ اور پڑوسی کا نقصان بھی کرتا ہے۔ کیا یہ پاپ نہیں گنا جائیگا کیا تو چاہتا ہے کہ لوگ تیرا مال چرائیں یا تجھ پر چغلی کھائیں تو تو وہی کام آپ کیوں کرتا ہے۔ پر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خدا دل ہی کو دیکھتا ہے جس نے اپنے دل ہی میں بیگانے کے مال کا لالچ کیا۔ خدا اُسے گنہگار ٹھہراتا ہے۔ جس نے کسی آدمی سے بے سبب غصہ کیا۔ یا کسی سے عداوت یا کینہ رکھا۔ اگرچہ ظاہر میں کچھ نہیں کیا۔ وہ خدا کے نزدیک خونی ہے۔ جس نے کسی عورت پر شہوت کے ساتھ صرف نگاہ کی نہ کچھ اُس سے کہا۔ نہ کیا۔ تو بھی اپنے دل میں اُس نے زنا کیا اور خدا اُس کو گنہگار ٹھہرائیگا غرض خدا کو ہر وقت یاد نہ کرنا اور اُسکو سب سے زیادہ پیار نہ کرنا اور اپنے سب پڑوسیوں پر رحم نہ کرنا۔ یا انسان سے جھگڑنا اور لڑنا یا کسی آدم زاد سے فریب و ناحق ظلم کرنا یہ سب باتیں پاپ ہوتی ہیں اور ان کے سوا پاپ نہیں ہے۔ پاپ نہ کچھ کھانے اور نہ کچھ چھونے میں ہوتا ہے۔ پر خودغرضی اور بے رحمی سے ہوتا ہے۔ کیا اس قانون کے بموجب کوئی انسان بے قصور نکلیگا؟ یہ قانون یعنی تو خدا کو سارے دل سے پیار کر اور پڑوسی کو اپنے جیسا پیار کر۔ یہ تو سرکاری بٹا ہے جب خدا انسان کو اس بٹے سے تولیگا۔ کیا کسی شخص کا وزن پورا نکلیگا؟ یہ قانون خدا کا گز ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ جس گز سے تو لوگوں کو ناپتا ہے اُسی گز سے میں تجھے بھی ناپونگا۔ جو تو کسی آدمی یا کسی عورت پر بے رحمی کریگا میں بھی تجھ سے بیرحمی کرونگا۔ کون ایسا نیک آدمی ہے جو اس بات کو سوچکر نہ ڈرے۔ کون ہے جو ہر روز ہر گھڑی کسی طرح اس حکم کے بجالانے سے نہیں چوکتا ہے۔

فرینکلن مارک

ہم عصر مسیحی بابت ماہ فروری کو دیکھکر امید سے بھر گئے ہیں۔ جس میں پنجاب کرسچن کانفرنس کے کام کا جو زمین لینے کے متعلق اُس نے کیا ہے اور ہنوز کر رہی ہے ذکر کیا گیا ہے اس میں شبہ نہیں کہ کانفرنس کا پریذیڈنٹ ایک خاص خیالات و جذبات کی ہستی ہے جو کچھ کرنیکی قابلیت رکھتا ہے۔ آپ کی کوشش سے کانفرنس مذکور ذیل کے نتائج تک پہنچی ہے۔ جو ناظرین اخبار کی آگاہی کے لئے رسالہ مسیحی سے اقتباس کئے جاتے ہیں۔ ایڈیٹر

پنجاب انڈین کرسچن کانفرنس کی انتظامیہ کمیٹی
کا
ایک ضروری اجلاس بابت زمین

۲۴ جنوری کو وائی۔ ایم۔ سی۔ اے میں بصدارت مسٹر کے۔ ایل رلیا رام صاحب پریذیڈنٹ کانفرنس منعقد ہوا۔ مفصلہ ذیل اشخاص حاضر تھے۔ مسٹر جے ڈوائیل صاحب از گجرات۔ پادری بی۔ ایم رائے گوجرانوالہ۔ مسٹر آئی جے انگلز میونسپل کمشنر لاہور۔ پادری نواب الدین از مرال والا۔ مسٹر حاکم شاہ سکاچ مشن جنڈکی سامریاں ضلع سیالکوٹ مسٹر ایل۔ ایل رلیا رام صاحب سکریٹری لاہور۔ مسٹر سٹیفنز از گوجرانوالہ۔ ان اصحاب کے علاوہ اہل دیہات کی ایک جماعت کثیر یعنی ۲۵ – ۳۰ آدمی جو مختلف اضلاع سے جلسے کی کارروائی سننے آئے تھے ساتھ کے کمرے میں فراہم تھے۔ بعد غور و خوض مفصلہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

۱۔ کہ کانفرنس کا سالانہ جلسہ تعطیلات ہولی میں نولکھا اے۔ پی مشن احاطہ لاہور میں فراہم ہو۔ یعنے ۷ مارچ کی شام کو شروع ہو کر ۱۱ مارچ کی شام تک رہے۔ جلسے کی کامیابی اور انتظام کے لئے ایک انتظامیہ کمیٹی مقرر ہوئی جس کے ممبر مسٹر کے۔ ایل رلیا رام صاحب پریذیڈنٹ۔ مسٹر آئی۔ جے انگلز اور پادری نواب الدین صاحب مقرر ہوئے۔

۲۔ دیگر قرار پایا کہ ایک لنگر لگایا جائے تاکہ تمام صاحبان کو اس جلسے میں قدم رنجہ فرماویں مفت کھانا دیا جائے۔

۳۔ پروگرام جلسہ پریذیڈنٹ اور سکریٹری کانفرنس ملکر مرتب کریں۔

۴۔ منٹگمری کی زمین کی نسبت یہ قرار پایا کہ کانفرنس اس بات کو محسوس کرتی ہے۔ کہ اگرچہ یہ زمین ناقص خیال کی جاتی ہے۔ پھر بھی اس موقعے کو ہاتھ سے دینا نہیں چاہئے۔ جو قطعے اچھے ہیں اُن کی خرید کا انتظام کیا جائے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں وہ زمین بذات خود دیکھ آئیں اور زمین کا نمبر وغیرہ ہم کو دیں اور ۱۵ فروری سے پہلے بحساب فی مربعہ ۲۵۵ روپے



کرسچن کوآپریٹیو بنک لاہور میں جمع کرکے نمبر رسید زر کے ہمراہ اپنی عرضی باقاعدہ کانفرنس کو بھیجیں۔

واضح ہو کہ زمین فرداً فرداً کسی شخص کو نہ دیجائیگی تاوقتیکہ کسی خاص ضلع کی ایک جماعت مجموعی طور پر نہ خریدے جس ضلع یا گاؤں کے لوگ زمین چاہیں وہ پہلے ایک سوسائٹی یا انجمن اس غرض سے بنائیں اور وہ انجمن کانفرنس سے زمین کے لئے کہے اور روپیہ مسیحی بنک لاہور میں داخل کرائے پھر کل ممبران انجمن کی متحدہ ذمہ داری پر زمین دیجائیگی پانچ اصحاب کی کمیٹی اس اراضی کی خرید کے لئے ٹنڈر دیگی۔ جس کے ممبران حسب ذیل ہیں۔ مسٹر کے۔ ایل رلیارام۔ مسٹر ایچ۔ ایل رلیارام۔ مسٹر آئی۔ جے انگلز۔ پادری نواب الدین اور مسٹر جے۔ ڈانیل۔

۵۔ قرار پایا ہے کہ پاکپٹن میں ایک مسیحی کالونی یا بستی آباد کرنے کے لئے کم از کم ۴۰۰ یا ۵۰۰ مربعے زمین خریدی جائے۔ یہاں کی زمین بہت عمدہ ہے۔ کسی شخص کو ایک مربعے سے زیادہ خریدنے کی اجازت نہیں تاکہ پنجاب کے کل اضلاع کے لوگوں خصوصاً اہل دیہات اور غریب مسیحیوں کو فائدہ پہنچے۔ کانفرنس چاہتی ہے کہ پاکپٹن کی زمین کی خریداری کے لئے ابھی سے باقاعدہ تیاری شروع کی جائے۔ تمام مشنوں کو اس تجویز میں شامل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ خواہ کسی مشن کا آدمی کیوں نہ ہو اس مقام پر زمین خرید سکتا ہے۔ کسی خاص مشن سے تعلق رکھنے کی قید نہیں ہے۔ تمام قواعد وضوابط اور مکمل تجویز انتظامیہ کمیٹی بابت خرید اراضی تیار کرکے کانفرنس کے سالانہ اجلاس میں پیش کریگی اور سب اہل شہر و دیہات ملکر اس امر پر غور فرمائینگے۔ امید کیجاتی ہے کہ بہت اصحاب تشریف لاکر اپنی اپنی رائے سے کانفرنس کو اس امر میں امداد دینگے۔

فورمن کرسچن کالج نے اب کے سال پھر ۱۳ برس کے بعد فٹ بال کی ڈھال جیتی ہے۔

شراب اور اس کا اثر انسانی جسم پر

شراب دو چیزوں سے بنتی ہے۔ پانی اور الکوحل۔

۱۔ الکوحل زہر ہے۔

سر انیڈرو کلارک صاحب نے جو کوئین وکٹوریہ کے ڈاکٹروں میں سے ایک ڈاکٹر تھے۔ الکوحل کی نسبت یہ فرمایا ہے۔ کہ جب میں الکوحل کی برائیوں کے خوفناک اثر ول کا خیال کرتا ہوں تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنے پیشے اور دیگر سارے کاموں کو چھوڑ کر اس پاک جنگ میں لگ جاؤں اور تمام لوگوں کو اس بات کی منادی کروں کہ قوم کے اس دشمن سے خبردار رہو۔"

ایک اور ڈاکٹر کا تجربہ ہے کہ الکوحل اگر زیادہ مقدار میں پی جائے تو بہت زود اثر مہلک زہر ہے۔ لیکن اگر تھوڑی مقدار میں پی جاوے تو آہستہ آہستہ کام کرنیوالی زہر ہے۔ الکوحل کو خالص صورت میں کبھی کوئی نہیں پیتا۔ بلکہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ پانی ملا ہوتا ہے۔ جو مختلف قسم کی شرابوں میں جن کو لوگ پیتے ہیں کم وبیش ہوتا ہے مثلاً آئل اور بیر میں ۴ فیصدی سے ۸ فیصدی تک وائنس میں ۱۰ فیصدی سے ۲۵ فی صدی تک اور سپرٹس میں مثلاً برانڈی اور جن میں پچاس فی صدی یہ زہر پایا جاتا ہے۔

شراب میں الکوحل کی موجودگی کو جانچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک بوتل لو جس کی گردن تنگ ہو اور نیچے سے گول ہو اس میں شراب بھر دو اور سپرٹ لیمپ کو جلا کر اس پر رکھ دو۔ جب وہ شراب اُبلنے لگے تو بوتل کے سر پر دیا سلائی کی تیلی جلا کر لگا دو الکوحل جل اٹھیگا اور نیلگوں شمع کی صورت میں جلنے لگیگا۔

۲۔ الکوحل خوراک نہیں ہے۔

(۱) خوراک سے کیا مطلب ہے۔

جب ہم دوڑتے۔ بولتے یا خیال کرتے یا کچھ اور کام کرتے ہیں تو ہم زور لگاتے ہیں۔ اور اس طرح سے ہماری حرارت کم ہوجاتی ہے اور جسم کے مختلف اعضاؤں کو جن سے ہمارا جسم بنا ہے استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح سے ہم کو بھوک لگتی ہے اور بھوک کی سیری اور اس کمی کو پورا کرنے اور تازہ حرارت اور از سرنو طاقت حاصل کرنے کے لئے ہم خوراک کھاتے ہیں۔

ہمارے بدن جن چیزوں سے بنے ہوئے ہیں ان کو عنصر کہتے ہیں۔ ان میں سے بہتوں کا ذکر کرنا ضروری نہیں ہے۔ مگر ان میں سے سب سے ضروری کاربان۔ ہائیڈروجن آکسیجن اور نائٹروجن ہیں اور ہر قسم کی اچھی خوراک میں یہ کم وبیش پائے جاتے ہیں۔ جب تک کہ ہماری خوراک میں اسی قسم کی اشیاء نہ ہوں جن سے ہمارے بدن بنے ہیں۔ تو ہم بھوکے رہ کر مر جاوینگے۔ اس واسطے ہمارے واسطے غور طلب امر یہ ہے کہ ہمیں یہ بات اچھی طرح سے جان لینا چاہئے کہ بدن کو یعنی ہڈیوں۔ خون گوشت۔ نسوں اور دماغ وغیرہ کو بنانے کے لئے کون سی اشیاء ضروری ہیں۔ سائنس ہم کو بتلاتا ہے کہ یہ چیزیں چار بڑے بڑے حصوں میں تقسیم کی جاسکتی ہیں۔

(۱) گوشت بنانے والی خوراک۔ انہیں نائٹروجن کاربان۔ ہائیڈروجن اور آکسیجن شامل ہیں۔ ان کا بڑا کام یہ ہے کہ وہ پٹھوں۔ نسوں اور دماغ کو بنادیں۔ ایسی خوراک انڈے کی سفیدی (البومن)۔ گوشت۔ پنیر۔ دودھ گیہوں اور دیگر قسم کے اناج میں ہوتی ہے۔

(۲) حرارت دینے والی خوراک۔ نشاستہ چینی روغن یعنی گھی۔ تیل وغیرہ۔ ان میں کاربان۔ ہائیڈروجن اور آکسیجن تو پایا جاتا ہے مگر نائٹروجن نہیں ہوتا۔ یہ چیزیں اسی طرح بدن میں حرارت اور طاقت پیدا کرتی ہیں جس طرح کہ کوئلہ انجن میں۔ اس سے بدن میں چربی بھی بنتی ہے۔ لیکن ٹشو نہیں بنتے۔

(۳) ہڈی بنانے والی خوراک۔ نمک۔ دودھ۔ تازہ سبزیاں۔ پھل اور اناج مثلاً گیہوں۔ جو۔ اور ٹس

کا باہر کا حصہ اور پانی یہ چیزیں ہڈی۔ دانت اور بال کے بنانے اور خون کو تندرستی کی حالت میں رکھنے کے لئے فائدہ مند ہیں۔

پانی بسخت خوراک کو نرم کرتا ہے۔ اور اُس کو ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ خون میں پانی کی موجودگی ہی ہضم شدہ خوراک کو جسم کے تمام حصوں میں لے جاتی ہے اور اُن چیزوں کو جنکی جسم میں ضرورت نہیں ہے باہر نکال دیتی ہے۔ نیز جسم کی حرارت کو بھی برابر رکھتی ہے۔ اس واسطے پانی کو سب سے اعلیٰ پینے کی چیز کہا گیا ہے۔

(۵) دودھ ہماری قدرتی غذا ہے۔ اس میں ۴ فیصدی گوشت بنانے والا۔ ایک فیصدی ہڈی بنانے والا اور ۸ فیصدی حرارت پیدا کرنے والا مادہ موجود ہوتا ہے۔ باقی ۸۷ فیصدی پانی موجود ہے۔ اس لئے یہ سب سے عمدہ خوراک ہے۔

گیہوں کے آٹے کی روٹی قریباً کامل خوراک ہے جس میں ۸ فیصدی گوشت بنانے والا ½ ۲ فیصدی ہڈی بنانے والا اور ½ ۲ فیصدی حرارت پیدا کرنے والا مادہ موجود ہوتا ہے اور ۴۳ فیصدی پانی موجود ہے۔ اس میں وہ چاروں چیزیں موجود ہیں جو انسان کے لئے ضروری ہیں۔

مگر صرف اس وقت تک خوراک ہے جب تک کہ اُس میں خمیر نہ اُٹھایا گیا ہو۔ اس میں نصف فیصدی گوشت اور ہڈی بنانے والا اور ۳ فیصدی کاربنک مادہ اور ۴ فیصدی گوند کا فضلہ اور ۹۰ فی صدی پانی موجود ہوتا ہے۔ اس میں روٹی یا دودھ کے برابر غذائیت کا مادہ موجود نہیں ہے

ہندو اور آریہ

گذشتہ سے پیوستہ

(۳) جب محمود غزنوی نے سومنات کا مندر توڑا تب پوجاری بھگتوں کی ذلت وخواری ہو گئی... لاکھوں آدمیوں کی فوج دس ہزار کے سامنے سے بھاگ گئی پوجاری دعا کرتے تھے کہ مہادیو تو اس ملیچھ کو مار ڈال ... پوجاریوں نے ان پتھروں کی اتنی عبادت کی۔ لیکن بت ایک بھی ان دشمنوں کے سر پر اڑ کر نہ لگا" ... جب پوجاری اور پوپوں کے سر پر کوڑے لگے تب رونے لگے اور مار سے ڈر کے جھٹ خزانہ بتلا دیا وغیرہ" صفحہ ۳۲۲

(۴) ایسی بت پرستی وغیرہ بُرے کاموں سے ہی آریہ ورت میں نکمے پجاری۔ بدکاری سست۔ کم ہمت کروڑوں آدمی ہو گئے ہیں۔ سارے جہان میں جہالت انہوں نے ہی پھیلائی ہے۔ جھوٹ فریب بھی بہت جلد پھیلایا ہے" صفحہ ۳۰۰

(۵) بہت سے پوجاری اپنے نار اُن کو ڈبیا میں بند کر اور سے کپڑے وغیرہ باندھ گلے میں لٹکا لیتے ہیں جس طرح چنڈریا اپنے بچے کو گلے میں لٹکا لیتی ہے۔ ویسے ہی پوجاریوں کے گلے میں بھی نارائن جی لٹکتے ہیں" صفحہ ۳۹۱

شارحین ومفسرین وید کی بابت فتوے

(۱) اب کہئے اگر چارواک وغیرہ نے وید وغیرہ سچے شاستر دیکھے سنے یا پڑھے ہوتے تو کبھی اس طرح ویدوں کی مذمت نہ کرتے کہ وید بھانڈ۔ دھورت اور نشاچر جیسے آدمیوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ وہ ایسی بات ہرگز منہ سے نہ نکالتے۔ البتہ مہیدھر وغیرہ ٹیکا کار بھانڈ دھورت اور نشاچر تھے۔ یہ اُن کی مکاری ہے۔ ویدوں کا قصور نہیں ست پرکاش صفحہ ۴۱۳ طبع اول۔

(۲) اسی طرح مہیدھر نے اپنے وام مارگی اعتقاد کے مطابق جو ویدوں کے منتروں کا ترجمہ کیا ہے وہ اس قدر ناشائستہ ہے کہ ہمیں بھی اس کو اردو زبان میں لکھنے سے عار آتی... مہیدھر کی سنسکرت تفسیر ... میں اگر کوئی شرمناک بات ہے تو اُس کے ذمہ دار ہندو لوگ ہیں نہ کہ آریہ کیونکہ مہیدھر ہندو مذہب کا حامی ہے۔ دیباچہ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲۵

(۳) اسی طرح سائن وغیرہ زمانہ حال کے پرانک پنڈتوں نے پران کی کتھاؤں کو جو اُن کے ذہن میں سمائی ہوئی تھیں جگہ جگہ ویدوں میں داخل کر دیا ہے" دیباچہ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲۵

(۴) راون۔ اُوٹ۔ سائن۔ مہیدھر وغیرہ جس قدر ویدوں کے خلاف تفسیریں کر گئے ہیں... وہ سب غلطیوں سے پُر اور اصل سے دور ہیں... سائن آچاریہ نے ویدوں کو نہ سمجھ کر یہ کہا ہے کہ تمام وید صرف کریا کانڈ (اعمال یا رسوم) کو بیان کرتے ہیں" یہ بالکل غلط ہے... الغرض سائن آچاریہ کی تفسیر میں... بہت سی غلطیاں ہیں۔ اسی طرح مہیدھر نے بھی ویدوں کے نام کو داغ لگانے والی تباہ کن وید دیپ نام تفسیر لکھی ہے" رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲۰۰ و ۲۰۱۔

ہندوؤں کی مقدس کتابوں کی نسبت فتوے

(۱) جو ۱۸ پرانوں کے مصنف ویاس جی ہوتے تو ان میں اتنے گپوڑے نہ ہوتے" صفحہ ۳۷۰۔

(۲) سمپردائی لوگوں نے بھاگوت وغیرہ جدید فرضی کتابیں بنائی ہیں" صفحہ ۳۷۰۔

(۳) دیوی بھاگوت میں دیوی کو پرمیشوری اور برہما وشنو وغیرہ کو اس کا غلام بنایا ہے... بھلا یہ بات ان لوگوں کی نہیں تو اور کس کی ہے" صفحہ ۳۷۱

(۴) دیکھو درگا پاٹھ بنانے والے... نے کیا ناممکن کتھا کا گپوڑا ہانک دیا کہ جس کی کوئی حد وحساب نہیں" صفحہ ۳۷۵۔

(۵) اُس بھاگوت کے مصنف نے شری کرشن پر دودھ دہی مکھن وغیرہ کی چوری... بدفعلی اور غیر عورتوں کے راس منڈل میں کھیل کود کرنا وغیرہ جھوٹے عیب لگائے ہیں" صفحہ ۳۸۲۔

(۶) اگر گڑ بڑ ان بھی جھوٹا ہے" صفحہ ۳۸۲۔



(۷) ڈیر پریاگ پران کے گھوڑدوں کی لیلا ہے"۔ صفحہ ۳۶۵۔

(۸) اس لئے سب سے پُرانی برہمن کتابوں پر یہ سب باتیں صادق آسکتی ہیں۔ ان جدید فرضی شری بھاگوت شوپران وغیرہ بناوٹی یا غلط پر عیب کتابوں پر نہیں صادق آسکتیں"۔ صفحہ

(۹) بھلا ان پرلے درجہ کی جھوٹی باتوں (بھاگوت پران کی کتھا) کو اندھے پوپ (برہمن) اور باہر اندر کی پھوٹی ہوئی آنکھوں والے ان کے چیلے سنتے اور مانتے ہیں۔ بڑے ہی تعجب کی بات ہے کہ یہ انسان ہیں یا کوئی اور۔ ان بھاگوت وغیرہ پرانوں کے بنانے والے پیدا ہوتے ہی کیوں نہ رحم میں ہی ضائع ہوگئے۔ یا پیدا ہونے کے وقت مر کیوں نہ گئے"۔ صفحہ ۳۴۷۔

(۱۰) اسی طرح دیگر پرانوں کی بھی لیلا سمجھنی چاہیئے۔ لیکن ۱۹۔۲۰۔ اکیس ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں"۔ صفحہ

مختلف ہندو فرقوں کی بابت فتوے

(۱) شیووں نے شیوپران۔ شاکتوں نے دیوی بھاگوت وشنووں نے وشنوپران وغیرہ بنائے۔ اُن کے باہمی جھگڑے جیسے ہیں ویسے ہی پرانوں میں بھی لکھے ہیں"۔ صفحہ ۳۴۰۔

(۲) ان پرانوں کو ماننا کسی عالم کا کام نہیں بلکہ اُن کو ماننا جہالت ہے"۔ صفحہ

(۳) "ایک شٹھ کوپ نامی کنجر قوم میں پیدا ہوا تھا اس سے وشنومت تھوڑا سا پھیلا"۔ صفحہ ۳۴۵۔

(۵) یہ پوپ لوگ علم جغرافیہ کے دشمن ہیں۔ بھلا جب زمین کو سرہانے رکھ لیا تو آپ کس پر کھڑا ہوا"۔ صفحہ ۳۷۶۔

(۶) شیومت والے بھسم لگاتے مٹی اور پتھر وغیرہ۔۔۔ ناک پوجتے۔ ہر ہر بم بم اور بکرے کی آواز کی مانند بڑ بڑ بڑ منہ سے نکالتے ہیں"۔ صفحہ ۲۹۳ (باقی آئندہ)

خان

شادی خانہ آبادی

مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۲۵ء کے روز مس جمیل خیراللہ اور مسٹر ڈیوڈ فلپ کی شادی نہایت دھوم دھام سے ہوئی۔ ٹرنٹی چرچ میں پادری قاضی خیراللہ صاحب اور پادری ڈیوڈ فلپ صاحب نے رسم نکاح ادا کی تمام گرجا حاضرین سے پُر تھا۔ نکاح کرنے میں یہ بات خاص طور سے پُر لطف اور سنجیدگی خیز تھی جو ہم نے پہلی دفعہ دیکھی کہ لڑکے اور لڑ کے والد صاحبان خادمان دین تھے اور انہوں نے خود ہی نکاح کی پاک رسم کو ادا کیا۔ بعد نکاح طرفین کے جملہ دوستوں اور عزیزوں کے لئے شادی کی ضیافت نہایت دھوم دھام سے جہانگیر باغ میں ہوئی ہم اس شادی کے لئے پادری قاضی خیراللہ صاحب اور پادری ڈیوڈ فلپ صاحب کو اور نئے جوڑے کو دل سے مبارکباد کہتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا نئے خاندان کو اپنی برکات سے معمور فرمائے آمین

خبریں

لاہور میں قریباً ایک ماہ سے دو یورپین مسیحی مسیحیوں میں کام کر رہے ہیں وہ کسی سے خرچ یا روپیہ پیسہ نہیں لیتے ہیں۔ دونوں نہایت سرگرم مسیحی ہیں۔ ہر روز کسی نہ کسی جگہ وہ انجیلی خدمت کرتے ہیں۔ اُن کے وعظوں سے مسیحی بڑا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ تمام ہندوستان کے شہروں میں انجیل سناتے سناتے لاہور پہنچے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا اُن کی خدمات پر ہر جگہ برکت نازل فرمائے۔

بمبئی ۱۱ فروری۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ مسٹر باولا کے مقدمہ قتل کے سلسلہ میں ایک اور شخص سردار آنند راؤ ایڈجوٹنٹ جنرل ہلکر سروس کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ اس سلسلہ میں آٹھویں گرفتاری ہے۔ (بندے ماترم)

دہلی ۹ فروری۔ سوراجیہ پارٹی نے آج منتخب شدہ صدر کی تنخواہ کے مسودہ قانون پر مختصر سی بحث کی اور خیال ظاہر کیا گیا کہ تنخواہ ۲ ہزار روپیہ ماہوار سے زیادہ نہ ہونی چاہئے۔ معلوم ہوا ہے کہ قوم پرست پارٹی کے اجلاس میں انڈی پنڈنٹوں نے تجویز کی تھی کہ صدر کی تنخواہ ۳ ہزار روپیہ ماہوار ہو۔ یقین غالب ہے کہ مسودہ قانون کے پیش ہونے پر قوم پرست پارٹی ایک اعلان اس مطلب کا شائع کریگی کہ تنخواہ کے متعلق کمیلا رائے دیجائے۔ (ر)

ہر روز صبح اور شام کو مہاتما جی کے قیام گاہ میں ہندو مسلمانوں کی مختصر کانفرنس ہوتی رہی جس کا نتیجہ ابھی تک مہاتما جی نے نہیں بتلایا۔ مگر اتنا پتہ لگا ہے کہ جو بھی فیصلہ ہوا ہے وہ تسلی بخش ہوا اور ہندوؤں کے حق میں ہوا ہے۔ دیکھئے وہ کیا کیا شرائط ہونگی۔

دہلی ۹ فروری۔ انڈی پنڈنٹ پارٹی نے مسٹر جناح کو صدر منتخب کیا ہے۔ اور سوراج پارٹی نے پنڈت موتی لال نہرو کو لیڈر منتخب کیا ہے۔ دونوں پارٹیوں کے ممبروں نے۔ لیجسلیٹو اسمبلی کے صدر کی تنخواہ پر بحث کی۔ کچھ ممبران ۲½ ہزار ماہوار تنخواہ کے حق میں تھے۔ اور کئی ممبران نے ۳ ہزار ماہوار تنخواہ تجویز کی۔ لیکن تاحال کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ (ر)

کل شام کو سوتر منڈی لاہور میں خیریت گو گلچند جی بی۔ اے نیشنل کی شادی ایک مرہٹہ دیوی سے ہوئی شادی کا سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ یہ شادی ذات پات توڑک منڈل کے ذریعہ ذات پات کو توڑ کر کیگئی۔ جو یقیناً ذات پات کے توڑنے کے حامیوں کے لئے عملی طور پر حوصلہ افزا ثابت ہوگی۔ ہم خیریت

گوکل چندجی اور اُن کی دھرم پتنی کو ان کی بیدار مغزی اور حقیقی آزاد خیالی پر مستحق صد تحسین و آفرین سمجھتے ہیں اور اپنی طرف سے ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں (ر)

گرنوبل ۸ فروری۔ آج صبح یہاں ایک سوشلسٹ پارٹی کی کانگرس کا افتتاح ہُوا جو کم از کم پانچ دن تک ہوتی رہیگی۔ زیادہ اہمیت اُس بڑی بحث کو دی جاتی ہے۔ جو اس امر پر ہوگی کہ آیا سوشلسٹ پارلیمنٹری پارٹی کے اس فرمان گورنمنٹ کی حمایت کی جائے۔ از سر نو زندہ کیا جائے یا نہ۔ اُسکی وجہ یہ ہے کہ جب سے موسیو ہیریٹ رہبر حکومت ہوئے ہیں تب سے سوشلسٹ ڈپٹیوں کے طرز عمل پر کافی نکتہ چینی کیگئی ہے (ر)

لنڈن ۹ فروری۔ لارڈ برکن ہیڈ نے رو فیسر گنگولی سے ملاقات کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان کی دیہاتی حالت کو ملاحظہ کرنے کے لئے جو ایک شاہی کمیشن کی تقرری کی تجویز ہے اس کے ساتھ ان کو بہت دلچسپی ہے۔ (ر)

لنڈن ۹ فروری۔ امید کی جاتی ہے کہ قسطنطنیہ سے یونانی لاٹ پادری کے اخراج سے جو نازک صورت معاملات میں پیدا ہوگئی تھی۔ وہ بہتر ہو جائیگی۔ کیونکہ ایتھنز کی ایک رپورٹ مظہر ہے۔ کہ ۱۹۲۳ء کی نوجی جماعت کو توڑنے کے متعلق جو فرمان کچھ دنوں پہلے روک دیا گیا تھا اس کو ہفتہ میں جاری کر دیا جائے (ر)

نیویارک ۹ فروری۔ بندرگاہ کے نگارڈوں نے ہوم سٹیڈ برطانوی جہاز کو پکڑا ہے۔ جس میں ۱۲ ہزار شراب کے پیپے تھے اور اُس کے ۲۸ ملاحوں کو بھی گرفتار کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ان گارڈوں نے اپنے جہاز سے کئی گولیاں بھی چلائیں۔ جس سے چند ملاح زخمی بھی ہوئے۔ (ر)

لنڈن ۹۔ فروری۔ جرمنی کا سابق ولی عہد اچانک پبلک کے سامنے آگیا ہے۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار برلن سے مظہر ہے کہ چونکہ اس نے سٹیلین ہیلمٹ لیگ کے ایک تازہ اجلاس میں شرکت کی جس کے خلاف پروٹسٹ کئے گئے۔ اس لئے اس کے ایجوٹانٹ میجر ملوز نے ایک بیان دیا ہے جس میں اس نے کہا ہے کہ ولی عہد پورے طور پر آزاد ہے کہ اگر وہ چاہے تو سیاسیات میں حصہ لے۔ وہ اعلان کرتا ہے کہ ولیعہد نے جرمنی واپس آتے ہوئے اس قسم کا کوئی پختہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ وہ پبلک معاملات سے اجتناب کریگا۔ جو شخص اس کے خلاف بیان کرتا ہے وہ حقیقت سے چشم پوشی کرتا ہے۔ لیکن نامہ نگار رقمطراز ہے کہ جب ولیعہد کو جرمنی واپس آنے کی اجازت دیگئی تھی تو ہر سٹریسمین نے اعلان کیا تھا کہ اس امر پر اس کے رضامند ہو جانے کی بڑی وجہ یہ تھی کیونکہ اس کا اطمینان ہو گیا تھا۔ کہ ولی عہد کا قومی نوجی پارٹیوں میں شریک ہونے کا کوئی خیال نہیں (ر)

لنڈن ۹ فروری۔ بینرز میں جب ایک غیر استعمال شدہ بارک میں آگ لگی ہوئی تھی تو ایک دیوار کے گرنے سے ۱۳ آدمی ہلاک اور چند سخت مجروح ہوئے۔ ہلاک شدہ اشخاص میں زیادہ تر سوبجز اور رفارئین تھے۔ (ر)

لنڈن ۸ فروری۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم برلن رقمطراز ہے کہ ولیسبیڈن سے ایک تار مظہر ہے کہ کولون کے تخلیہ پر برطانوی افواج ولیسبیڈن کو منتقل کر دیجائینگی + (ر)

افغانستان کے اخبارات میں ہز مجسٹی امیر افغانستان کے دوسرے بیٹے کی وفات پر تعزیت کے متعلق ہز مجسٹی امیر المعظم ہز مجسٹی شاہ جارج پنجم اور ہز ایکسیلنسی وائسرائے کے درمیان ہمدردی کا نامہ پیام شائع ہوا ہے۔ (ر)

مدراس ۷ فروری۔ مرض جذام کی اپیل کے لئے ایک پبلک میٹنگ گورنر صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوئی ہے۔ لارڈ گوشین نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ کسی صاحب نے دس ہزار روپیہ گپت دان دیا ہے (ر)

گورنر جنرل باجلاس کونسل علاقہ کچھ سے لکور (شراب) برٹش انڈیا میں لائے جانے کی ممانعت کر دی ہے۔ (ر)

پشاور ۷ فروری۔ شہزادی اور شہزادہ آرتھر آف کناٹ ۵ فروری کو چیف کمشنر اور مسٹر بولٹن کی معیت میں بذریعہ موٹر مردان گئے۔ جہاں اُنکا فوجی افسران نے خیر مقدم کیا۔ مردان کے تمام ہندوستانی افسران کو شہزادہ اور شہزادی کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اور بعد ازاں اُنہوں نے کھٹک کا ناچ دیکھا۔ جس کے بعد وہ پشاور واپس آکر شام کو راولپنڈی کے لئے روانہ ہو گئے۔ (ر)

بغیر شادی کے زندگی بسر کرنے والوں پر جو قانون تاوان پچھلے دنوں حکومت انگورہ نے پاس کیا ہے اُسکی تفصیل یہ ہے۔

دفعہ اول۔ جن لوگوں کی عمر زائد از ۲۵ سال ہو چکی ہے اور ابھی تک انہوں نے شادی نہیں کی ان پر بلحاظ آمدنی حسب ذیل شرح سے تاوان لگایا جائیگا

سالانہ آمدنی	تاوان
۱۰۰۰ پونڈ سے ۲۰۰۰ پونڈ تک	۲۵ پونڈ
۲۰۰۰ " ۳۰۰۰	۵۰ "
۳۰۰۰ " ۵۰۰۰	۱۰۰ "
۵۰۰۰ " ۱۰۰۰۰	۲۵۰ "
زائد از دس ہزار	۵۰۰ "

(ر)

آج میں ان اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش کرونگا۔ میں جانتا ہوں کہ مسیح ایک گذرے زمانے میں رہا۔ اور جو شخص قدیم زمانے میں رہا ہو۔ اور پھر اپنے آپ کو ہماری روحانی زندگی کے لئے لازمی ٹھہرائے یہ واقعی عجیب بات ہے۔ یہ سچ ہے کہ کئی طرح سے یسوع کے خیالات اپنے ہمعصروں کے سے تھے۔ ورنہ وہ اُنکی باتوں کو کیسے سمجھ سکتے تھے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر ہم سچے حالات معلوم کرنا چاہتے ہیں تو مراجعت کرکے مسیح کی شخصیت کو از سر نو تعمیر کریں۔ میرا ایمان ہے کہ جتنی گہری تحقیق ہم کرینگے اُتنا ہی زیادہ ہم پر واضح ہوگا کہ مسیح کوئی دو ہزار برس پہلے کا پرانا معمولی یہودی انسان نہ تھا۔ بلکہ ایک کامل شخصیت اور تحفۂ اعظم ہے جو خدا نے انسان کی روحانی زندگی کے لئے بخشا ہے۔

ہر ایک چیز کے پرکھنے کا یہ معیار ہے کہ اُس چیز نے کیا کام کیا ہے؟ انسانی زندگی میں کیا تبدیلی پیدا کی ہے؟ مثلاً قوت برقی کیا ہے۔ میں نہیں جانتا۔ آپ نہیں جانتے۔ ہم ذرا اس سوال کو یوں بدل لیں۔ قوت برقی نے کیا کیا کام کئے ہیں؟ اُس نے زندگی میں کیا کیا تبدیلیاں پیدا کی ہیں؟ اب آپ اس کے فوائد کے بارے میں رطب اللسان ہوتے ہیں۔ اُس نے انواع و اقسام کی اہم تبدیلیاں انسان کی زندگی میں کی ہیں۔ اس طرح آپ نے قوت برقی کے متعلق ایک نہایت ہی ضروری تحقیق کر لی ہے۔ یعنی قوتِ برقی ایسی طاقت ہے جو ایسی تبدیلیاں پیدا کر سکتی ہے۔ ہم مسیح کی شخصیت کو بھی اسی طرح دیکھیں۔

مسیح کون ہے؟ شائد آپ کے لئے یہ معما ہو۔ اپنے ہمعصروں کے شکوک کا آپ شکار ہو رہے ہیں۔ اور شائد بعض وقت آپ خیال کرتے ہیں کہ اگر میں نے مسیح کی حقیقت معلوم کر لی تو ممکن ہے وہ ایک ادنےٰ سا گلیلی یہودی اُستاد نکل آئے۔ ہم ذرا سوال کو بدل ڈالیں۔ مسیح نے کیا کیا ہے؟ اُس نے انسانی زندگی میں کیا کیا تبدیلیاں پیدا کر دی ہیں؟ اُس نے معاشرتِ انسان میں کیا اضافے کئے ہیں؟

یہ ایک تاریخی مضمون ہے۔ ہر ایک بات تاریخ کے صفحوں پر لکھی ہوئی ہے۔ اور آپ پڑھ سکتے ہیں ہیں جب میں مسیح کے کاموں کا بیان کرونگا تو بار بار میری یہ دلیل ہوگی کہ وہ کوئی ایسا شخص ہوگا جس نے یہ سب کچھ کر دکھایا۔

اولاً مسیح نے ہمیں خدا کا بہترین تصور دیا ہے۔ ہم نے بہت عجیب و غریب ایجادیں کی ہیں۔ مگر ایک بات میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم کبھی بھی ایسی کامل روحانی زندگی بسر کرینگے جیسی مسیح نے کی ہے۔ اس جہان میں ہزاروں انسانوں نے خدا کی ہستی کی جستجو کی ہے۔ اُنہوں نے نظریے قائم کئے۔ اُنکی فلسفہ نکالا لیکن مسیح کی روحانی زندگی ایسی کامل تھی کہ اب تک کروڑوں آدمیوں کو خدا کا اس سے زیادہ سچا اور تسلی بخش تصور نہیں ملتا۔ جیسا کہ مسیح کی زندگی سے ان کو حاصل ہوتا ہے۔ یہ واقعی حیرت انگیز بات ہے۔ اور مسیح ایسا شخص ہوگا جو ایسی بات کر سکتا تھا۔

دوسری بات یہ ہے کہ مسیح نے ہمیں انسان کی بہترین قدر و قیمت جتلائی ہے۔ ایمرسن نے سچ کہا ہے کہ صرف مسیح نے تاریخ عالم میں آدمی کی بزرگی کو پورے طور پر جانا۔ ہم اپنے سلوک سے انسان کی قدر و قیمت ظاہر کرتے ہیں۔ ہمارے معاشرت میں روزمرہ کے کاروبار جنگ و جدل میں انسانی زندگی کا کثیر حصہ ایسا گرا ہوا وحشی بھدا اور ناپاک ہے کہ قدیم یونانیوں نے انسان کی قدر و قیمت کا یہ اندازہ لگایا "بعض آدمی جانوروں سے بہتر نہیں ہوتے اور کاریگر محض کلیں ہیں۔ جو کوئی فضیلت حاصل نہیں کر سکتے۔ قدرت جب آدمی بنانے میں ناکام رہی تو اُس نے عورتیں بنا دیں"۔ قدیم زمانہ کے خیالات کا یہ مرقع ہے۔ پھر مسیح آیا اور اُس نے تبلایا کہ انسان کا آغاز پاک ہے۔ اُس نے انسان کی روحانی فطرت بے حد ممکنات اور بے پایاں قدر کو ظاہر کیا۔ انسان کی بے حد قدر و قیمت بڑھ گئی۔ جہاں کہیں مسیح گیا ہے وہاں ایک اندرونی طاقت پیدا ہوئی ہے اور واقعی مسیح ایسا شخص ہوگا جس نے یہ سب کچھ کر دکھایا۔

جلال الدین۔

سہارنپور کنونشن

من ابتدا مارچ ۱۹۲۵ء لغایت ۹ مارچ ۱۹۲۵ء

مضمون

گواہی دینے والی کلیسیا

خاص بولنے والے ہر صبح۔ پادری لبھو مل صاحب تلاوت کلام اللہ کرائینگے۔

۶ بجے مارچ ۱۹۲۵ء کی شام کو سادھو سندر سنگھ صاحب۔

۷ و ۸ و ۹ مارچ ۱۹۲۵ء کی شام کو پادری عبدالحق صاحب

انگریزی عبادتیں ہر شام۔ ڈاکٹر ایم ایم براؤن صاحب کرائینگے

امسال بجائے جزوی اجلاس کے تلاوت کلام ہر حصہ کے لئے جداگانہ کرایا جاویگا۔

موسم خوشگوار۔ انتظام خورد و نوش عمدہ و سستا ہوگا

خداوند کا قول ہے "تو اپنا منہ کھول کر میں اُسے بھر دونگا"

دعا کرتے ہوئے آئیے۔ انتظار کرتے ہوئے آئے کوشش کیجئے کہ آپ اکیلے نہ آویں۔ اپنے احباب و خانہ ان کو ساتھ لائیے۔ خط و کتابت سکریٹری کنونشن سے کیجئے۔

امرداس۔ ایم۔ ای مشن

بیڑی لین۔ دہلی

نور افشاں کے لئے ہر ایک موجودہ خریدار ایک نیا خریدار ضرور دے۔ منیجر

غزل

باغِ عالم کی بہار جانفزا کچھ بھی نہیں
جب سمجھا سے یہ دلی ہو مزا کچھ بھی نہیں

جو عزیز و اقربا تھے چل بسے سوئے عدم
نقش پا یاؤں کہاں اُٹھا پتا کچھ بھی نہیں

ایڑیاں گڑوں کہاں تک ہاتھ ملکر اے مسیح
کیا مریضِ دم رفت کی دوا کچھ بھی نہیں

زادِ راہِ اُخرت اب تک کمایا ہی نہیں
تُو نے اس دنیا میں غافل کیا کیا کچھ بھی نہیں

زال دنیا کی محبت پر عبث ہے شیفتہ
اس ستم ایجاد میں مہر و وفا کچھ بھی نہیں۔

تو بتِ جمشید و دارا کو زمانہ ہو گیا
مل گئے وہ خاک میں تاج و نوا کچھ بھی نہیں

روزِ محشر بھی رہیگی تیری رحمت پر نظر
اے مسیحا اور مجھ کو آسرا کچھ بھی نہیں۔

گُل کے بدلے خار پائے خار دامن لگئے
باغِ عالم میں ثمر کیا پھل بلا کچھ بھی نہیں

آر. ایچ

غزل

دل یہ ہیں خلق کی بے ستانہ کسی کا
لبریز ہی غم سے ہے پیمانہ کسی کا

گر سر پہ مصیبت کا فلک ٹوٹ پڑا ہے۔
دل تھامتا اے ہمتِ مردانہ کسی کا

دنیا میں تجز کے سوا کاکیں ہیں ہو آباد جو گھر تھا وہ ہے ویرانہ کسی کا
بندے کو عبادت کیلئے خلق کیا ہو کعبہ ہے کہیں اور کہیں بتخانہ کسی کا
جلتا ہوں شرر میں کسی شمع جبیں کے (۲۰) دل گویا ازل ہی سے ہے پروانہ کسی کا

ضرورت

جو لڑکیاں انگلش اور دیسی زبان میں مڈل تک تعلیم یافتہ ہو کر نرس ٹریننگ حاصل کیا چاہتی ہیں وہ اپنی درخواستیں معہ نقول اسناد ذیل کے پتہ پر روانہ کریں۔ المشتہر-
مس ایم۔ ایلین صاحبہ ایم۔ ڈی فیروز پور شہر

رومن کتابیں
جن کی بابت سبب (اُن اقول ۶ اپریل ۲؁ ہی)

روضۃ الکبریٰ کی آشفتگی - نیرو قیصر روم کے زمانہ کا ایک عجیب تواریخی ناول صفحہ ۲۹۶ - ہر کپڑا ۲ ر

سوال روح وجواب الٰہی از کلام اللہ - سال بھر کے لئے روزانہ تلاوت صفحہ ۱۹۵ - ہر پکا ۱۲ ر

ایضاً - ہر ورق کے آگے ایک سفید ورق لگا دیا گیا ہے۔ ۲ ر کپڑا ۲ ر

سوال وجواب اور گیتا - مِن تصنیف پادری آلمن صاحب منظوم معہ گیتا صفحہ ۲۱ - ۳ پائی

سحرگاہ در انگلستان - انگلستان میں مسیحی مذہب کے پھیلنے کا بیان ایک کہانی کی صورت میں ۱ ر

سیر ہندوستان - ملک ہند کے مشہور و معروف مقامات کے حالات معہ تصاویر صفحہ ۱۳۶ - ۱۰ ر

تعلیم و تعلیم - معہ تصاویر حصہ اول صفحہ ۱۳۲ - ۳ ر
دوسرا حصہ صفحہ ۱۳۴ - ۵ ر

تردیو کتھا - ہندوؤں کی ترمورتی یعنی برہما۔ وشنو اور شیو کے احوال معہ تصاویر۔ بہت اچھی واقفیت کا خزانہ ہے۔ صفحہ ۱۴۳ - ۸ ر

تاریخ کلیسیا کا انتخاب - ۱۹ ویں صدی تک مترجمہ پادری کیلب صاحب۔ جلد خوبصورت سنہری نام معہ تصاویر نہایت ضخیم مگر بہت ہی سستی کتاب صفحہ ۳۲۶۔ قیمت صرف ۱۲ ر

طیطس یا رفیق صلیب - مشہور کتاب ہے ۱۲ کپڑا ۶ ر

ویدک شائستگی - ہندوستان میں آریا کی سکونت۔ ویدک پیشہ خورد و نوش۔ جرگنت ہوم رسم شراب وغیرہ ویدک سماج یا جماعت کی اندرونی کیفیت۔ یوگ کا بیان۔ خوبی اور سوامی دیانند کا مقابلہ پڑھو اور ہند مذہب سے خوب واقف ہو جاؤ صفحہ ۱۱۴ - ۸ ر

سکریٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ ۵۰ سال سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے استاد صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر
پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یونگ کرسچن ہائی سکول لدھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیرنگرانی کر دی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

نرخ خرچ خوراک لوئر پرائمری تک فی طالب علم پانچ روپیہ اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ۔

کلاس فیس سرکاری کا نصف ہے متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جرکشا ۱ عہ سے ۱ لعہ تک۔ گردکو نول عہ سے ۲ عہ تک۔
مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں

پادری ڈبلیو۔ بے کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوانچند صاحب پروپرائٹر چھپا +